سوال

والد صاحب دو برس بڑی لڑکی کو بہو بنانے پر راضی نہیں

جواب

لحمد للہ.

ں :

ت اخلاق اور دین کی مالک ہو تو اپنے سے دو برس یا اس سے بڑی عمر کی عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کی تو وہ آپ سے زیادہ عمر کی تھیں.

پ کی رائے معتبر شمار ہوگی، کیونکہ عزت واکرام اور حسن سلوک میں اس کا حق ہے، اور اسے وہ تجربہ بھی حاصل ہے جو بیٹے کو نہیں، لیکن نکاح صحیح ہونے کے لیے لڑکے کے والد کی رضامندی شرط نہیں، بخلاف عورت کے کیونکہ عورت کا نکاح ولی کی رضامندی اور اجازت پر موقوف ہے.

م :

ا پنے والد کو مطمئن کرے، اور اس کے سامنے آپ سے شادی کی رغبت کو واضح کرے، اگر تو وہ قبول کرلے تو الحمد للہ، اور اگر اپنے موقف پر قائم رہتا ہے تو بیٹا دو مشکل معاملوں کے درمیان ہے :

1 یا تو اپنی رغبت چھوڑ دے، اور اپنے والد کی بات مان لے، غالب حالات میں یہی صحیح ہوتا ہے؛ لیکن اگر باپ کی طبیعت ایسی ہو کہ بیٹے وہی قبول کرنا پڑیگی جو وہ خود اختیار کرے، جو ہو سکتا ہے بیٹے کی رغبت کے موافق نہ ہو، مثلا وہ اپنے خاندان سے یا قبیلہ سے ایسی لڑکی اختیار کرے جو اس کے لیے صحیح نہ

رتے ہوئے فرض کریں کہ وہ خود نکاح کرنے کی استطاع رکھتا ہے باپ کی مخالفت کرے، لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیے؛ کیونکہ اس میں والد کی مخالفت اور اسے ناراض کرنے میں قطع رحمی اور حصول نفرت کا احتمال ہے، اور اس میں بیٹے اور اس کی اولاد کو نقصان اور ضرر ہوگا، اور آپ کو بھی، اور عقلمند عورت کو

کی رغبت سے متعارض ہو، اور اس معارضت سے کوئی مفر نہ ہو، کیونکہ والدین کا ایک خاص نظریہ اور ذوق ہوتا ہے جو بیٹوں کو مناسب نہیں ہوتا، اور ہم والدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اختیار کی آزادی دیں، کیونکہ شادی ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے، اور انسان کا حق ہے کہ وہ ایسا شریک حیات اختیارَ

بھی چاہیے کہ وہ اپنے باپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے. اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو خیر و بھلائی کی توفیق دے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

87621